شریعت اسلامی اور دیگر الہامی مذاہب میں قا نون زکوٰۃ کا تقا بلی جا ئزہ

The law of Zakat in Islamic law and other divine religions: A comparative Study

ڈاکٹر سیما* **ڈاکٹر حشمت بیگم****

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v4i2.270

Received: August 21,2021
Accepted: Dec 28, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

Islam wants to fulfill basic economic needs of everyone in the society as the absence of basic needs lead to different type of crimes. The Zakat is considered by Muslims to be an act of piety through which one expresses concern of the well-being of fellow Muslims, as well as preserving social harmony between the wealthy & poor.

The concept of zakat was even present before the advent of Islam in the revealed religions, but its principles and methods were different. In this article, comparison of Zakat in Islamic system is being made with other religions to show similarities and differences among them.

Keywords: Economic Needs, Zakat, revealed religions, similarities, differences

انسان کو سب سے محبوب اور عزیز چیز مال ہے اسی وجہ سے قرآن مجید نے مال کو فتنہ قرار دیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعا لی فرما تا ہے أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ [1] کیو نکہ بعض اوقات انسان محبوب اشیا کی وجہ سے احکام الہی کو پس پشت ڈال کر بہت سی اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو تے ہیں زکواۃ انسان کے دل سےمال کی محبت کو کم کرکےنیکی کی راہ پر گامزن کر تا ہے قرآن میں دوسری جگہ ہے وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[2] اور جو اپنے دل کو حرص اور لا لچ سے بچا ئے گا وہی کا میاب ہونے والے ہیں -زکواۃ دینے سے دولت چند ہا تھوں میں جمع نہیں رہتی بلکہ معاشرےمیں گردش کر تی ہے کیو نکہ ہراقتصادی نظام کے حسن وقبح کا دارومدار اس کے نظام تقسیم دولت پر ہے اگر تقسیم کی را ہیں عوام کی طرف ہو ں تو عوام خوش ہو نگے اور اگر بر خلاف ہوں تو عوام پر یشان اور غربت زدہ ہو نگے -

* لیکچرار ،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور-

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بینظیر بھٹوومن یونیورسٹی، پشاور-

جہاں تک انسانی اخوت اور بہتر انسانی زندگی کا تصور موجود ہے وہاں غربت کے مسئلے کو ختم کرنے کا تصور بھی موجود ہے کیونکہ مسئلہ غربت کو ختم کیے بغیر انسا نی اخوت اور بہتر انسا نی زندگی کا تصور ممکن نہیں ۔ بھوک غربت اور افلاس ہمیشہ جرائم کے ارتکاب کا سبب بنتے ہیں جس قوم میں غربت کی شرح زیادہ ہوتی ہے عموماً اس قوم میں جرائم کی کثرت بھی زیادہ ہوگی اور لوگ مالی تنگی کی وجہ سے مختلف جرا ئم جیسے چوری ڈاکہ زنی وغیرہ میں ملوث ہو تی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے امیروں پر زکواۃ فرض کی ہے تاکہ غریبوں کی مالی ضروریات کی تکمیل ہوسکے۔حدیث میں ہے:"أن الله افترض عليهم صدقة في أموالهم تؤخذ من أغنيائهم وترد في فقرائهم[3]"

اس غیر معمولی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے زکوۃ کا حکم نا صرف اسلام بلکہ پچھلے تمام انبیاء کرام اور ان کی شریعتوں میں موجود تھا۔ نصاب زکوۃ، مقدار زکوٰۃ اور مصرف زکوۃ کی صورتیں مختلف رہی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کا کچھ حصہ خرچ کرنے کا قدر سب میں مشترک تھا۔جیسا کہ قرآن مجید کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے نماز کے ساتھ برابر زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسحق علیہ السلام اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ[4]

’’ اور ہم نے ان کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے انہیں بذریعہ وحی نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے کی اور ادائیگی زکواۃ کی ہدایت کی اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ ‘‘

حضرت اسماعیل ؑ کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا[5]

"اور وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکواۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ رب ذوالجلال کے نزدیک ایک پسندیدہ انسان تھے"۔

اس طرح حضرت عیسیٰ ؑ کے حوالے سے ہے:

وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا[6]

'' اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں۔''

اسلامی شریعت میں ایتا ء زکواۃ

شریعت اسلامی کی ارکان خمسہ میں سے ایک رکن زکواۃ ہے۔قرآن مجیدمیں اللہ جل جلالہ نے ا س کا تذکرہ82مقامات پر فرمایا ہے۔ جا بہ جا نماز کےساتھ زکواۃ کا حکم ہے۔زکواۃ کو ناداروں اور مسکینوں کا حق قرار دے کر جہاں اس کی ادائیگی پر زور دیا ہے وہاں اسے مؤمنین کی صفات میں شامل کر کے اخلاقی طور پر غریبو ں ،مسکینوں اور ناداروں کے ساتھ حسن سلوک اور مدد کرنے کی نصیحت بھی کی ہے۔اور عدم ادائیگی پر سخت وعیدیں بھی سنائی ہے۔ارشاد ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ[7]

''اور ان کے مالوں میں سے سائلوں اور محروموں کا حق ہے۔ ''

اسی طرح اللہ تعالی نےمومنین کی صفات بیان کر تے ہوئے ارشادفر مایا:

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآَخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ[8]

''جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ کی ادا ئیگی کر تے ہیں اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔''

قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ [9]

''اور وہ اپنی زکواۃ کی ادا ئیگی کر نے والے ہیں ۔''

اور اس کے ساتھ اہل کتاب کے عامۃ الناس کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ[10]

'' مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس (راہ راست) کا بیان واضح طور پر آچکا تھا اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا

کہ اللہ کی بندگی کریں۔ اپنے دین کو اس کے لیے خالص کرکے بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یہی صحیح اور راست دین ہے۔ ‘‘

انفاق فی سبیل اللہ میں بخل کر نے والے اور زکواۃ کی ادائیگی میں کوتا ہی کر نے والوں کے بارے میں اللہ تعالی نے سخت وعید فر ما ئی ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ () يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ[11]

’’اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ جس دن اس مال کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں پر داغ لگایا جائے گا یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے اس ایات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے والوں کےلئے سخت سز اکی خبر سنائی ہے۔ ‘‘

دوسری جگہ ہے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[12]

اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا یہ خیال نہ کریں کہ یہ ان کےلئے اچھا ہے بلکہ وہ ان کےلئے برا ہے روز قیامت وہی ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے ہیں۔

اس آیت کے ضمن میں آپﷺ نے فرمایا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ شُجَاعاً أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَأْخُذُ بلَهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي: شِدْقَيهِ، يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ۔[13]

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکواۃ ادا نہیں کی تو اس کا مال پرانے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا جس کے سر کے پاس دو چنیاں ہوں گی روز قیامت اس کا طوق بنایا جائے گا پھر اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال اور میں ہوں تیرا خزانہ۔

با ئبل میں ایتا ء زکواۃ

اسلام کی طرح تمام الہامی مذاہب غریبوں کے سا تھ حسن سلوک پر خصوصی توجہ دیتا ہے اور دنیا میں جتنے بھی انبیا کرام تشریف لائے ہیں سب نے غریبوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی مدد کر نے کی نصیحت کی ہے ۔امثال میں ہے:

مسکین کی ہر طرح مدد کرنا ضروری ہے کیو نکہ مسکین پر ظلم کر نے والا اس کے خا لق کی اہا نت کر تا ہے لیکن اس کی تعظیم کر نے والا مختا جو ں پر رحم کر تا ہے [14]

اسی طرح جو مسکینوں پر رحم کر تا ہے خداوند کو قرض دیتا ہے۔[15] اسی طرح جو اپنے فا ئدہ کے لئے مسکین پر ظلم کر تا ہے اور جو ما لدار کو دیتا ہے یقینا مختاج ہو جا ئیگا ۔[16] اور مسکین پر ظلم کر نے والا کنگال موسلا دھار مینہ ہے جو ایک دانہ بھی نہیں چھوڑتا ہے [17] اسی طرح دولت مند ہو نے کے لئے جلدی کرنا سزا سے نہیں چھو ٹیگا ۔[18] کنگال اور مسکین پر رحم کر نے والا مبارک ہے [19] ۔ جو نا جا ئز سود اور نفع سے اپنی دولت بڑھاتا ہے اور مسکینوں پر رحم نہیں کر تا اور جو کان پھیر تا لیتا ہے کہ وہ شریعت کو نہ سنے اس کی دعا بھی نفرت انگیز ہے[20] اور جو مسکینوں کو دیتا ہے مختاج نہ ہو گا لیکن جو آنکھ چرا تا ہے بہت ملعون ہو گا ۔[21] قرآن کی طرح بائبل میں بھی مومینین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ مسکینوں کے معا ملے کا خیال رکھتا ہے [22]

عہد نامہ قدیم میں زکواۃ کے لئے دہ یکی کا لفظ استعمال ہو تا ہے دہ یکی سے مراد دس میں سے ایک یعنی آمدنی کا دسواں حصہ دہ: دس یکی :ایک یعنی خدا کےلئے اپنی آمدنی یا پیدا وار کا دسواں حصہ وقف کرنا دہ یکی کہلاتا ہے۔[23] قرآن کی طرح با ئبل میں بھی مال ودولت کو جمع کرنے اور زکواۃ نہ دینے کی ممانعت آئی ہے:"جو اپنے مال پر بھروسا کرتا ہے گر پڑ یگا"۔[24]

انجیل میں ہے :

" اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے ہیں اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لیے آسمان پر مال کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا"۔[25]"میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرےگا"۔[26] ضروریات کو پورا کرنا خدا کے ذمے ہے۔

متی میں ہے:

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیں گے اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنگے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں اور نہ کاٹتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان سب کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے۔[27]

دوسری آیت میں ہے :

" پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہوں جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں تو میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ مسلمان باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا جب خدا میدان کی گھاس کو جوآج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائیگی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائیگا اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پینگے یا کیا پہنگے کیوں ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہے اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے مختا ج ہوں بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیگی پس کل کےلئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کریگا آج کے لیے ہی کا دکھ کافی ہے۔[28]

متی کے ان ایتوں کا مختصر یہ ہے کہ ضروریات انسانی کو پورا کرنا اللہ کے ذمے ہیں نہ کسی اور کے ذمے اس لیے انسان کو تمام ضروریات سے بے فکر ہو کر صرف رضائے الٰہی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اور اسلام کا اصول کہ زکواۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے یہ اصول عہدنامہ قدیم میں بھی ہےکہ دہ یکی دینے سے مال کم نہیں بلکہ برکت رہتا ہے اور زمین کا فصل کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہتا ہے بائبل میں ہے۔

"رب الافواج فرماتا ہے کہ دہ یکی دینے پر میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں یہاں تک کہ تمہارے پاس اس کے لئے جگہ نہ رہے۔اور میں تمہاری خاطر ٹڈی کو ڈانٹو نگا اور وہ تمہاری زمین کے حاصل کو برباد نہ کریگی اور تمہار ے تاکستان کا پھل کچا نہ چھڑ جائیگا"[29]۔

اسلام اور بائبل کے مطابق اموال نصاب اور مصارف زکواۃ

سب سے پہلے اسلام نے زکواۃ کی فرضیت کے لئے چند شرائط رکھی ہیں جن کا ہونا ضروری ہے: الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول[30] یعنی زکواۃ واجب ہے آزاد پر ۔یعنی غلام پر زکواۃ نہیں ،عاقل پر یعنی مجنون پر زکواۃ نہیں ،با لغ پر یعنی نا با لغ پر زکواۃ نہیں، مسلمان پر یعنی کا فر پر زکواۃ نہیں ،جب اس کے پا س مکمل نصاب مال موجود ہو اور اس پر سال گزر جا ئے ۔

اسلام میں اموال اور نصاب زکواۃ مندرجہ ذیل ہے:

سونا اور چاندی کا نصاب:

مائتا درهم أو عشرون مثقالا ذهبا فصاعدا[31](دوسو درہم یا بیس مثقال سونا یا اس سے زیادہ پر زکواۃ ہے)حدیث مبارکہ میں ہے:

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر صدقة وليس فيما دون خمس أواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الإبل صدقة [32]

(پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ واجب نہیں پا نچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں اور نہ پا نچ اونٹوں سے کم اونٹوں پر صدقہ ہے)اگر زیور جوہرات یا موتیوں کا ہو اس پر کسی حال میں زکواۃ نہیں اس کے متعلق حدیث مبارک ہے:

أما ما كان من حلي جوهر ولؤلؤ فليست فيه الزكاة على كل حال وأما ما كان من حلي ذهب أو فضة ففيه الزكاة [33]

استعمال کی چیزوں پر زکواۃ

زمین رہنے کا مکان اور استعمال کی جانے والی چیزیں اور جو اہرات، ترکاریاں، سبزیاں پھل وغیرہ پر زکواۃ نہیں ہے۔ مختصراً اسلام نے

ایسے چیزوں پر زکواۃ فرض کی ہے جو جلدی خراب ہونے والی نہ ہوں اور کچھ عرصے تک محفوظ رہ سکے اور یہ جلدی خراب ہونے والی اور محفوظ نہ رکھنے والی اشیا پر زکواۃ فرض نہیں ہے۔

اسلام میں بھی عشر ہے عشر کا مطلب بھی دسواں حصہ ہے لیکن اصطلاح میں اس سے مراد پیداوار کی زکواۃ ہے وہ زمین جو بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہوں اس میں شرح دس فیصد رکھی گئی ہے عشر رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی پیداوار میں محنت کا پھل نسبتًا کم ہوتا ہے۔ اور وہ زمین جو محنت سے سیراب ہوتی ہوں یعنی کنوئیں سے یا آب پاشی پانی کھینچ کر کی گئی ہو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ دینا ہے۔

عشر اور نصف عشر کے بارے میں حدیث مبارک ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال « فيما سقت السماء والعيون أو كان عثرياً العشر ، وما سقي بالنضح نصف العشر»[34]جو زمین بارش سے سیراب ہوتی ہو یا چشمے پانی دیں یا عشری زمین ہو (تر وتازہ ہو یا نیچے سے تراوت حاصل کرے) اس میں دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں) ہے۔

مختلف جانوروں کی شرح زکوٰۃ:

زکواۃ مو یشی بھی اس وقت واجب ہو گی جب مال مویشیوں کی تعداد نصاب تک پہنچ جا ئے۔

(یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے جو رسول پاک ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کو حکم دیا ہے اس لیے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب 25 سے 35 تک ہو جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاص (ایک سال کی اونٹنی) دے اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک مادہ بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دے اور جب چھیالیس ہوں تو اکسٹھ تک ایک حصہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہو دے اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ (پانچ سال کی اونٹنی) دے اور چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون اکیانوے سے ایک

سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے

اور جس شخص کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر زکواۃ نہیں ہے مگر یہ اس کا مالک دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری واجب ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکواۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک ایک بکری واجب ہے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں، دوسو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہوگی اور جس شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس میں زکواۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے اگر کسی شخص کے پاس نوے درہم ہوں تو اس میں کچھ زکواۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے)۔ [35]

زکواۃ کی شرح اونٹوں میں پانچ سے شروع ہوتی ہے بکریوں میں چالیس سے شروع ہوتی ہے اسی طرح گائے میں زکواۃ تیس سے شروع ہوتی ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق زکواۃ کن کو دی جائے گی؟ سورۃ التوبہ میں ایک سارے مصارف ایک بیان ہوئے ہیں:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭفَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭوَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ[36]

(یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں ، اور اُن کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو ۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔)

جہاں تک عہد نامہ قدیم کا تعلق ہے تو بنی اسرائیل کے مقدس کتاب میں بنی اسرائیل کےلئے حکم تھا کہ وہ اپنی ساری آمدنی کا دہ یکی دیا کریں یعنی فصلوں، پھلوں اور مال مویشی کا دسواں حصہ خدا کےلئے الگ کیا کرے۔گویا دہ یکی درج ذیل چیزوں پر واجب ہے:

1۔ ساری زمین کی پیداوار پرچاہے کھیت کی ہو یا درخت کی۔ "اور زمین کی پیداوار کی ساری دہ یکی خواہ وہ زمین کے بیج کی یا درخت کے پھل کی ہو خداوند کی ہے اور خداوند کےلئے پاک ہے"[37]

2۔ مال مویشی: عہدنامہ قدیم میں پھلوں کی پیداوار کی طرح جانوروں میں بھی دس کے بعد والا جانور خداوند کےلئے شمار ہوگا بائبل میں ہے۔ گائے، بیل اور بھیڑ بکری یا جو جانور چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے

گزر تا ہو ان کی دہ یکی یعنی دس پیچھے ایک ایک جانور خداوندکےلئےپاک ٹھہرے[38]۔

دہیکی کس کو یا کہاں دینی چاہیے؟

اور اپنے گوندھے ہوئے آٹے اور اپنی اُٹھائی ہوئی قربانیوں اور سب درختوں کے میووں اور مَے اور تیل میں سے پہلے پھل کو اپنے خداکے گھر کی کوٹھریوں میں کاہنوں کے پاس اور اپنے کھیت کی دہ یکی لاویوں کے پاس لایا کریں۔کیونکہ لاوی سب شہروں میں جہاں ہم کاشتکاری کرتے ہیں دسواں حصہ لیتے ہیں۔اور جب لاوی دہ یکی لیں تو کوئی کاہن جو ہارون کی اولاد سے ہو لاویوں کے ساتھ ہو اور لاوی دہ یکیوں کا دسواں حصہ ہمارے خداکے بیت المال کی کوٹھریوں میں لائیں۔ کیونکہ بنی اسرائیل اور بنی لاوی اناج اور مَے اور تیل کی اُٹھائی ہوئی قربانیوں اُن ظروف اور خدمت گذار کاہن اور دربان اور گانے والے ہیں اور ہم اپنے خدا کے گھر کو نہیں چھوڑینگے[39]
"پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوارک ہو" [40]۔

درج بالا آیات کی روشنی میں دہ یکی خداوند کے خادموں کو دینی چاہیے اور وہ خداوند کے گھر کے خزانہ میں جمع کریں۔یہودی نظام کے مطابق بیت المال ہوتا تھا جہاں پر لاوی و کاہن لوگوں سے محصول ہونے والی دہ یکیوں ونذرانوں کو جمع کرواتے تھے)بیت المال (چرچ کا خزانہ)سے کن لوگوں کی مدد ہونے چاہیے؟ یا بیت المال کی انتظامیہ کن کاموں میں اِس رقم کا استعمال کرے؟درج بالا آیات کے مطابق:

1. ۔لاوی، کاہن، کلام کی منادی کے لئے:مُراد خادم الدین
2. ۔یتیم
3. ۔بیوہ
4. ۔مسافر، پردیسی
5. ۔غریب لوگ
6. ۔خدا کے گھر کے واسطے [41]

جہاں تک عہد نامہ جدید کا تعلق ہے بہت سے مسیحی لوگ دہ یکی کے معاملے میں کشمکش میں مبتلا ہیں۔ کچھ کلیسیاؤں میں دہ یکی دینے پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور بعض اس پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں ۔ ان کے نزدیک دہ یکی دینا یہ پرانے عہد نامے کا ایک تصور ہے ۔ جدید عہد نامہ کے مطابق دہ یکی دینا یا خداوند کے لئے خوشی اور برکت کا باعث ہوتا ہےو اسے ایک شخص کی کی آمدنی کے لحاظ سے سب کچھ طے کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں بائبل میں بھی لکھا ہے۔

": ہفتہ کے پہلے دِن تُم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے مواقف کُچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تاکہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں "[42]-بہت سے گرجاگھروں میں پرانے عہد نامے کے لحاظ سے 10فیصد ہی لی جاتی ہے-

عہد نامہ جدید کے تعلیم کے مطابق ہی دینی چاہئے کیونکہ یسوع مسیح اور ان کے شاگردوں کے تعلیمات میں دہ یکی دینے کی ترغیب دی گئی ہے-بلکہ انسان کا یہ عمل خدا کی شکرگزاری کا اظہار ہے -''جِس قدر ہر ایک نے اپنے دِل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے- نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کُیونکہ خُدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے "[43]-

حولان حول:

جس طرح اسلام میں مال زکواۃ پر سال کا گذرنا شرط ہے اس طرح دہ یکی پر بھی سال کا گزرنا شرط ہے- حدیث مبارک ہے:

"عن النَّبي صلى الله عليه وسلم: «ليس في مال زكاة حتى يحول عليه الحول"[44]

مال میں زکواۃ نہیں یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے-

عہد نامہ قدیم کی روسے دہ یکی کے ایک قسم پر سال کا گزرنا شرط ہے- بائبل میں ہے-

"تو اپنے غلہ میں سے جو سال بہ سال تیرے کھیتوں میں پیدا ہو دہ یکی دنیا-[45]"

خلاصہ کلام

1-قرآن مجید کی وا ضح آیتوں کی طر ح با ئبل کی آیتیں بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ سا بقہ امتوں پر بھی زکواۃ فر ض تھی -

2-با ئبل کے مطا بق زمین کی ساری پیداوار چا ہے وہ زمین کی بیچ یا درخت کے پھل کی ہو اس پر دہ یکی فرض ہے جبکہ اسلام میں جلد خراب ہونے والے تر کاریوں پھلوں اور سبزیوں پر زکواۃ نہیں ہے-

3-شریعت اسلا می میں عام استعمال کی چیزوں ہیرے جواہرات اور مورتیوں پر زکواۃ نہیں ہے جبکہ سونا چا ندی اور پیسوں پر شرح زکواۃ مختلف ہے با ئبل میں اس طرح کا کوئی نصاب نہیں ہے-

4-اسلام میں با رانی زمین اور نہری زمین پر شرح زکواۃ مختلف ہے جبکہ عہدنا مہ قدیم میں ہر چیز پر دہ یکی ہے-

5-اسلا می قانون نصاب میں تمام جا نوروں خواہ اونٹ ہوں بکری ہو یا گا ئے ہو دس کے بعد ایک جا نور بطور زکواۃ دینا ضروری ہے جبکہ اسلام میں جانوروں کی شرح زکواۃ مختلف ہے۔

6-اسلام اور عہدنا مہ قدیم کی رو سے زکواۃ کی فر ضیت کے لئے حولان حول(ایک سال کا گزرنا) ضروری ہے ۔

7-عہد نامہ جدید کے مطابق دہ یکی کی فرضیت میں اختلاف ہے۔ بعض مسیحی اسے عہد نامہ قدیم کا حکم سمجھتے ہوئے صرف عیسی علیہ السلام اور ان کی شاگردوں کی اخلاقی تعلیمات پر محمول کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ تمام قرآنی آیات ،احادیث مبارکہ اور با ئبل کی آیات ظا ہر کر تی ہیں کہ اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں زکواۃ کی ادا ئیگی فر ض تھی البتہ طر یقوں اور نصاب میں فرق تھا اسلام کا طریقہ زکواۃ قرآن مجید و حدیث مبارکہ سے ما خوذ ہونے کی وجہ سے نہا یت ہی مر بوط،متوازن اور مبنی بر اعتدال ہے جس سے ایک طرف غریبوں کی ما لی امداد مطلوب ہے تو دوسری طرف امیروں کی اخلا قی اصلاح بھی مقصود ہے ۔

حواشی و حوالہ جات

---

[1] الانفال:٢٧

Al-Anfa`l:27.

[2] حشر:٩

Hashr:9.

[3] سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکواۃ السائمۃ، ج١، ص٣٩٨، رقم حدیث ١٥٨٣(ب) سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ اخذ خیارالمال فی الصدقۃ، ج٣، ص٢١، رقم حدیث ٦٢٥(ج)صحیح بخاری میں ہے۔ ان اللہ افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم۔ (*) البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج٢، ص٥٠٥، رقم حدیث ١٣٣١(د)صحیح مسلم میں ان الفاظ کےساتھ ہے۔ ان اللہ قد فرض علیھم زکاۃ توخذ من اغنیائھم فترددد علی فقرائھم (*) صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدعا الی شھادتین وشرائع الاسلام، ج1، ص٥٠، رقم حدیث ٣١۔ (١٩)۔

Abu Dao`d,Sulaiman Ibn Al-Ashas,Sunan Abi Daod,Kitab Al-Zakat.Al-Imam Al-Tirmizi,Suanan Al-Tirmizi,Kitab Al-Zakat.Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.Al-Qushairi`,Muslim Bin Hajjaj Al-Qushairi`,Kitab Al-I`man.

[4] الانبیا:٧٣

Al-Anbia`:73.

[5] مریم:٥٣

Maryam:54.

[6] مریم:٣١

Maryam:31.

[7] الزاریات:۱۹
Al-Zaria`t:19.
[8] النمل:۴
Al-Namal:4.
[9] المومنون:۴
Al-Mo`minon:4.
[10] البینۃ:۵
Al-Bayyenah:5.
[11] ۔التوبۃ :۳۴،۳۵
Al-Taubah:34,35.
[12] آل عمران:۱۸۰
A`l e Imran:180.
[13] امام بخاری،البخاری،کتاب التفسیر ،باب تفسیر سورۃ آل عمران، ج۴، ص۱٦٦۳، رقم حدیث ۴۲۸۹
Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Tafsi`r.
[14] ۔امثال ۱۳: ۱۴
Al-Amsa`l:13,14.
[15] امثال ۱۹: ۱۷
Al-Amsa`l:17,19.
[16] امثال ۲۲: ۱٦
Al-Amsa`l:16,22.
[17] امثال۲۸: ۳۰
Al-Amsa`l:28,30.
[18] امثال ۲۸: ۲۰
Al-Amsa`l:20,28.
[19] امثال ۱۴: ۲۱
Al-Amsa`l:14,21.
[20] امثال ۲۸: ۸، ۹
Al-Amsa`l:9,8,28.
[21] امثال ۲۸: ۲۷
Al-Amsa`l:27,28
[22] امثال ۲۹: ۷
Al-Amsa`l:7,29.
[23] یونس عامر، لغات الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ ۳٦، فیروز پور روڈ لاہور ۲۰۰۴، ص۱۷۴۔
Yunus A`mir,Lugha`t Al-Kutub,Mashi`hi Isha’t Khana 36,Lahore,2004.
[24] امثال۱۱: ۲۸
Al-Amsa`l:11,28.
[25] متی ٦: ۱۹ تا ۲۱۔
Mata’a,6:19-21.
[26] فلپیوں ۴: ۱۹۔
Falpiyu,4:19.
[27] متی ٦: ۲۵، ۲٦۔

Mata'a, 6:25,26.

28 متی ٦: ٢٨ تا ٣٤۔

Mata'a, 6:28 – 34.

29 ملاکی ٣: ١١۔

Mulaki , 3:11.

30 المرغینائی، برہان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی، الهدایہ شرح بدایۃالمبتدی،مصر ١٠٧٥ ،کتاب الزکاۃ ،ج ١،ص٩٥

Al-Murghinani,Burhanuddin Abi Al-Hassan Ali Bin Abi Bakr,Al-Hidayah, Egypt,1075 AH.

31 - مالك بن أنس ،أبو عبدالله الأصبحي، موطأ الإمام مالك، تحقيق : د. تقي الدين الندوي، دار القلم - دمشق، الطبعة : الأولى ١٤١٣ هـ ١٩٩١ م،کتاب الزکاۃ ،باب زکاۃ المال، ج٢،ص١١٦

Ma`lik Bin Anas,Abu Abdallah Al-Asbahi`,Muatta Al-Imam Al-Malik,Dar Al-Qalam,Damuscus,1413 AH.

32 البخاری،الجا مع الصحیح المختصر، کتاب الزکاۃ ، باب لیس فیما دون خمس ذود صدقة،ج٢،ص٥٢٩،رقم حدیث ١٣٩٠

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.

33 عبدالله الأصبحي، موطأ الإمام مالك، کتاب الزکاۃ ، باب زكاة الحلي، ج٢،ص١١٦۔

Ma`lik Bin Anas,Abu Abdallah Al-Asbahi`,Muatta Al-Imam Al-Malik,Dar Al-Qalam,Damuscus,1413 AH.

34 البخاری،کتاب الزکاۃ، باب العشر فیما یسقی من الماء ، ج2، ص٥٤٠، رقم حدیث ١٤٢١ (ب) محمد بن فتوح الحمیدی، الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم، ج٢، ص١٩٩ ،رقم حدیث١٤١١ (ج) المعجم الصغیر میں ہے۔ فیما سقت السماء العشر وفیما سقی بالنفح نصف العشر)،الطبرانی ، المعجم الصغیر، ج2، ص٢٣٥، رقم حدیث ١٠٨٨ (د)المعجم الصغیر کی طرح سنن البیهقی میں بھی ہے۔ (*) سنن البیهقی الکبری، کتاب زکاۃ، باب قدر الصدقۃ فیما اخرجت الارض، ج٣، ص١٣٠، رقم حدیث ٧٢٨١۔

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.Al-Hami`di, Muhammad Bin Fato`h,Al-Jama Bain Al-Sahehain.Al-Tabrani,Al-Mujam Al-Saghi`r. Al-Bayhaqi`,Sunan Al-Bayhaqi` Al-Kubra,Kitab Al-Zakat.

35 البخاری،کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج٢، ص٥٢٨، رقم حدیث ١٣٨٦۔

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.

36 التوبہ: ٦٠

Al-Taubah:60.

37 احبار٢٧: ٣٠

Al-Ahba`r:27,30.

38 احبار ٢٧: ٣٢۔

Al-Ahba`r:27,32.

39 نحمیاه ١٠: ٣٧تا ٣٩۔

Nahmiyah, 10:37-39.

40 ملاکی٣: ١٠

Mulaki , 3:10.

41 استثنا ١٤: ٢٦تا ٢٩

Istisnaa, 14:26-29.

[42] ۱ کُرنتھیوں ١٦ : ٢

Kurantiyon, 7:9.

[43] بحوالہ بالا۔

Ibid

[44] سنن البہیقی الکبری، کتاب الزکاۃ، باب لایعتد علیھم بما استفادوہ من غیر نتاجھا حتی یحول علیہ الحول، ج۳، ص۱۰۳، رقم حدیث ۷۱۱۳۔ (ب) دار قطنی میں اس طرح ہے۔ ان رسول اللہﷺ قال: لیس فی مال المستفید زکاۃ حتی یحول علیہ الحول (*)سنن دار قطنی، کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ بالحول، ج۲، ص۹۰ مصنف ابن ابی شیبہ اس طرح ہے۔قال لیس فی المال زکاۃ حتی یحول علیہ الحول(*)ا بن ابی شیبہ، المصنف فی الاحادیث والآثار ،کتب الزکاۃ، باب المال یستفاد متی تجب فیہ الزکاۃ، ج۲، ص۳۸٦، رقم حدیث ۱۰۲۱۵۔

Al-Bayhaqi`,Sunan Al-Bayhaqi` Al-Kubra,Kitab Al-Zakat.Ali Bin Umar,Dar u Qutni`,Kitab Al-Zakat.Ibn e Abi Shaibah,Al-Musannaf Fi Al-Ahadi`s Wa Al-A`sar,Kitab Al-Zakat.

[45] استثنا ۱۴: ۲۲۔

Istisnaa, 14:22.